

جانوروں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا کریمانہ برتاؤ

از: مولانا رفیع الدین حنیف قاسمی
وادی مصطفیٰ، شاہین نگر، حیدرآباد

حضور اکرم ﷺ کی شانِ رحیمی و کریمی نہ صرف یہ کہ انسانوں کے ساتھ مخصوص تھی؛ بلکہ آپ ﷺ کی شانِ رحمۃ کی وسعت نے جانوروں کے حقوق کے لیے بھی جدوجہد کی اور ان کو اپنے رحم و کرم کے سایہ سے حصہ وافر عطا کیا، جانوروں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے برتاؤ اور ان کے حقوق کے ادائیگی کی تاکید، ان کے ساتھ بہترین سلوک کی دعوت کی روشنی میں اپنے جانوروں کے ساتھ برتاؤ کا بھی جائزہ لیں کہ کیا ہمارا جانوروں کے ساتھ وہی برتاؤ ہے جس کی تاکید نبی کریم ﷺ نے کی ہے، یا ہم جانوروں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لے کر عذاب اور وعیدوں کے مستحق بن رہے ہیں؟ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ اللہ عزوجل نے چھوٹے سے لے کر بڑے جانور تک کو ہمارے تابع اور زیر دست کر دیا ہے، ایک چھوٹا سا بچہ ایک بڑے اونٹ کی مہارتھامے لیے جاتا ہے، یہ بس اللہ عزوجل کی کرم فرمائی اور انسانیت کے ساتھ اس کا فضل ہے کہ ایک بڑے جانور کو ایک چھوٹا بچہ بھی اپنے تابع کیے دیتا ہے، ورنہ یہ ضعیف اور ناتواں انسان کی کیا حیثیت کہ وہ اس قدر بڑے اور قوی ہیکل، تند و مند اس سے کئی کئی گنا بھاری بھر کم جسم و جثہ کے مالک جانوروں کو رام کر سکے؟۔

جانوروں میں خیر و خوبی

جانوروں کی اہمیت اور ان خوبیوں اور خصوصیات کو بتلانے کے لیے یہ بتلا دینا کافی ہے کہ قرآن کریم نے متعدد جانوروں اور حیوانات کا تذکرہ کیا ہے، اتنا ہی نہیں؛ بلکہ کئی ایک سورتیں جانوروں کے نام سے موسوم ہیں جیسے: سورۃ البقرہ (گائے)، الانعام (چوپائے)، النحل (شہد کی مکھی)، النمل (چیونٹی)، العنکبوت (مکڑی)، الفیل (ہاتھی)۔

اور ایک جگہ اللہ عزوجل نے جانوروں کے فوائد و خصائص اور ان کے منافع کو یوں بیان کیا:

”اور اس نے چوپائے پیدا کیے، جن میں تمہارے لیے گرم لباس ہیں اور بھی بہت سے منافع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں، ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی، اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھالے جاتے ہیں جہاں تم آدھی جان کیے نہیں پہنچ سکتے تھے، یقیناً تمہارا رب بڑا شفیق اور نہایت مہربان ہے۔“ (الخل: ۵-۸)۔

حضور اکرم ﷺ نے بعض جانوروں کے صفات حمیدہ اور ان کے معنوی اور اخلاقی خوبیوں کے حامل ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ احسان اور سلوک کا حکم کیا ہے، گھوڑے کے تعلق سے فرمایا: ”گھوڑے کے ساتھ روز قیامت تک خیر وابستہ ہے“ (مسلم: باب الخیل فی نواصیہا: حدیث: ۴۹۵۵) اور ایک روایت میں فرمایا: ”اونٹ اپنے مالک کے لیے عزت کا باعث ہوتا ہے اور بکری میں خیر و برکت ہے“ (ابن ماجہ: باب اتخاذ الماشیۃ، حدیث: ۲۳۰۵) اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مرغ کو گالی نہ دو چونکہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔“ (ابوداؤد: باب ماجاء فی الدیک، حدیث: ۵۱۹۱)

جانوروں کے ساتھ احسان و سلوک اجر و ثواب کا باعث

آپ ﷺ نے جانوروں کے ساتھ احسان کا حکم دیا اور اس کو اجر و ثواب کا باعث بتلایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بدکار عورت کی بخشش صرف اس وجہ سے کی گئی کہ ایک مرتبہ اس کا گدرا ایک ایسے کنویں پر ہوا جس کے قریب ایک کتا کھڑا پیاس کی شدت سے ہانپ رہا تھا، اور قریب تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ہلاک ہو جائے، کنویں سے پانی نکالنے کو کچھ تھا نہیں، اس عورت نے اپنا چرمی موزہ نکال کر اپنی اوڑھنی سے باندھا اور پانی نکال کر اس کتے کو پلایا، اس عورت کا یہ فعل بارگاہ الہی میں مقبول ہوا، اور اس کی بخشش کر دی گئی۔ (مسلم: باب فضل ساتی البہائم، حدیث: ۵۹۹۷)

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے حوض میں پانی بھرتا ہوں اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے، کسی دوسرے کا اونٹ آکر اس میں سے پانی پیتا ہے تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر تاجر رکھنے والے میں اجر و ثواب ہے“ (مسند احمد: مسند عبد اللہ بن عمرو، حدیث: ۲۰۷۵)

جانوروں کے ساتھ بد سلوکی پر آں حضرت ﷺ کی ذکر کردہ وعیدیں نبی کریم ﷺ نے جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید اور بد سلوکی کو عذاب و عقاب اور

سزا کی وجہ گردانا اور انتہائی درجہ کی معصیت اور گناہ قرار دیا اور انسانی ضمیر جھنجھوڑنے والے سخت الفاظ استعمال فرمائے؛ چنانچہ حضرت امام بخاریؒ نے روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو اس لیے عذاب دیا گیا کہ وہ بلی کو باندھ کر رکھتی تھی نہ کھلاتی نہ پلاتی اور نہ اس کو چھوڑ دیتی کہ چرچگ کرکھائے (مسلم: باب تحریم قتل الہرة: حدیث: ۵۹۸۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گذرا، جس کے منہ پر داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: اس شخص پر لعنت ہو جس نے اس کو داغا ہے (مسلم: باب النهی عن ضرب الحيوان في وجهه، حدیث: ۵۶۷۴) اور ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور داغنے سے منع فرمایا ہے (مسلم: باب النهی عن ضرب الحيوان في وجهه، حدیث: ۵۶۷۴) اور ایک روایت میں ہے کہ غیلان بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس اونٹ پر آیا جس کی ناک کو میں نے داغ دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جنادہ! کیا تمہیں داغنے کے لیے صرف چہرے کا عضو ہی ملا تھا، تم سے تو قصاص ہی لیا جائے (مجمع الزوائد: باب ماجاء في وسم الدواب، حدیث: ۱۳۲۳۳)

جانوروں کو لڑانے، چھیڑ خوانی کرنے پر آں حضرت ﷺ کی ممانعت

آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ گھریلو جانوروں کے ساتھ بدسلوکی اور بے جا مار پیٹ کی ممانعت کی؛ بلکہ غیر پالتو جانوروں کو بھی بے جا پریشان کرنے، چھیڑ خوانی کو منع فرمایا:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی: باب کراہیۃ التخریش بین البہائم: حدیث: ۱۷۰۹) حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ایک مرتبہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے جب ایک موقع پر آں حضرت ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے ان دونوں بچوں کو پکڑ لیا، اس کے بعد چڑیا آئی اور اپنے بچوں کی گرفتاری پر احتجاج کرنے لگی جب نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے جب حمرہ کو اس طرح بیتاب دیکھا تو فرمایا کہ کس نے اس کے بچوں کو پکڑ کر اس کو مضرب کر رکھا ہے؟ اس کے بچے اس کو واپس کر دو (ابوداؤد: باب فی کراہیۃ قتل الذر، حدیث: ۵۲۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا گذر قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو کسی پرندہ یا مرغی کو نشانہ بنا رہے تھے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

ان کو دیکھا تو وہ وہاں سے منتشر ہو گئے، اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو باندھ کر اس پر نشانہ لگائے (مسلم: باب النہی عن صبر الہائم، حدیث: ۱۹۵۷) حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوپایوں کے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے (مجمع الزوائد: باب النہی عن الضرب علی الوجہ والنہی عن سبہ)۔

مذبوح جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

آپ ﷺ نے ذبح کیے جانے والے جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تاکید فرمائی: ”جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، اپنی چھری کو تیز کر لو، اور جانور کو آرام دو“ (ترمذی: باب النہی عن المثلثہ، حدیث: ۱۴۰۹) امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جانور کے ساتھ احسان اور بھلائی یہ ہے کہ اس کو مذبح تک کھینچ کر نہ لے جایا جائے (مجلة الجامعة الاسلامیة، حقوق الحيوان: ۱۱/۳۶۱)

فقہاء نے ذبح کو ذبیحہ کے سامنے چھری تیز کرنے سے منع فرمایا ہے، اور اس کو بری طرح سے لٹانے سے منع کیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بکری کو لٹایا اور اپنی چھری کو تیز کرنے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو دو موت مارنا چاہتے ہو؛ کیوں تم نے اپنی چھری کو اس کے لٹانے سے پہلے تیز نہیں کر لیا (مسند رک حاکم: کتاب الذبائح، حدیث: ۷۵۷۰)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو خدا تم پر رحم کرے گا“ (مجمع الزوائد: باب النہی عن صبر الدواب والتمشیل بہا، حدیث: ۶۰۲۹) حضرت حین بن عطاء سے مروی ہے کہ فرمایا کہ ایک قصاب نے بکری کو ذبح کرنے کے لیے اس کے کوٹھے کا دروازہ کھولا، تو وہ بھاگ پڑی، اس نے اس کا پیچھا کیا، اور اس کو اس کے پیر سے کھینچ کر لانے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے قصاب! اس کو نرمی سے کھینچ لاؤ“ (مصنف عبد الرزاق: باب سبہ الذبح، حدیث: ۸۶۰۹)

موذی جانوروں کو مارنے میں آں حضرت ﷺ نے احسان کا حکم کیا

آپ ﷺ نے موذی اور تکلیف دہ جانوروں کو مارنے کا حکم ضرور دیا ہے، مثلاً سانپ، کچھو وغیرہ؛ لیکن ان کے مارنے میں بھی احسان اور بھلائی کا حکم آپ ﷺ نے کیا ہے: اللہ نے ہر چیز

میں احسان کرنا فرض کیا ہے؛ اس لیے جب تم لوگ کسی جانور کو مارو تو اچھے طریقے سے مارو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ (مسلم: باب لا یربا حسان الذبح، حدیث ۱۹۵۵) آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کس نے جلایا؟ ہم نے کہا ہم نے جلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کسی کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ آگ سے تکلیف پہنچائے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے۔ (ابوداؤد: باب فی کراہیۃ حرق العدو بالنار)

رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم فرمایا ہے؛ لیکن اس کے مارنے میں بھی نرمی اور احسان کا حکم کیا ہے، اس کو ایک ہی وار میں مارے، اس کو متعدد مار میں مارنے پر کم اجر حاصل ہونے کی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مار ڈالا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں (مسلم: باب استحباب قتل الوزع، حدیث: ۲۲۳۹۰) اور جس نے اسے دوسری ضرب سے مارا، اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں؛ مگر پہلی دفعہ مارنے والے سے کم اور اگر اس نے تیسری ضرب سے مارا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں؛ لیکن دوسری ضرب سے مارنے والے سے کم۔

مسلم کی روایت میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص گرگٹ کو ایک ہی وار میں مار ڈالے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، دوسرے وار میں اس سے کم اور تیسرے وار میں اس سے بھی کم نیکیاں لکھی جائیں گی (مسلم: باب استحباب قتل الوزع، حدیث: ۲۲۴۰)

جانوروں کی سواری کرنے میں بھی حسن سلوک کا خیال رہے

جانور سواری کے لیے ضرور ہیں، یہ حمل و نقل کا ذریعہ بھی ہیں، اسی کو اللہ عز و جل نے فرمایا:

”لَتَرْكَبُنَّهَا وَرِيبَةً“

طویل سفر میں اس کے لیے آرام لینے اور چرنے چکنے کا موقع فراہم کرنے کو کہا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم سبزہ والی زمین میں سفر کرو تو اونٹوں کو انکا حصہ دو (مسلم: باب مراعاة مصلحة الدروس، حدیث: ۱۹۲۶) یعنی اثنائے راہ اگر ہریالی نظر آئے تو ان کو کچھ چرنے اور آرام لینے کا موقع دو، بھوکا، پیاسا مسلسل چلا کر ان کو نہ تھکاؤ۔

ایک جانور پر تین آدمیوں کو سوار ہونے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے (مسلم: باب

فضائل عبداللہ بن جعفر، حدیث: (۲۴۲۸) ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے تین لوگوں کو خنجر پر سوار دیکھا تو فرمایا: تم میں سے ایک شخص اتر جائے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے شخص پر لعنت فرمائی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ: من کرہ رکوب ثلثة علی الدابة، حدیث: ۲۶۳۸۰) یہ اس صورت میں ہے؛ جب کہ وہ جانور تین آدمیوں کے بوجھ کو اٹھانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، اگر استطاعت رکھتا ہو تو جائز ہے (فتح الباری: ۵۲۰/۱۲)

رسول اللہ ﷺ نے جانور پر اس طرح کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے کہ جس سے اس کو تکلیف ہو۔ سنن ابی داؤد میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جانوروں کی پشت کو منبر نہ بناؤ (ابوداؤد: باب فی الوقوف علی الدابة، حدیث: ۲۵۶۷)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو محض اس لیے تمہارے تابع کیا ہے کہ وہ تمہیں ان شہروں اور علاقوں میں پہنچا دیں جہاں تم (پیدل چلنے کے ذریعہ) جانی مشقت و محنت کے ساتھ ہی پہنچ سکتے تھے یعنی جانوروں سے مقصود ان پر سواری کرنا اور ان کے ذریعہ اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہے؛ لہذا ان کو ایذا پہنچانا روا نہیں ہے۔ جس جانور کی خلقت سواری کے لیے نہیں ہوئی جیسے گائے وغیرہ تو ان کی سواری کرنا جائز نہیں۔

جانوروں پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادیں

جانور پر اس کی طاقت اور قوت سے زیادہ بوجھ لادنا جائز نہیں، اس کو نبی کریم ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس بات کا علم تھا کہ جو شخص جانور پر اس کی طاقت اور قوت سے زیادہ بوجھ لادے گا تو اس کو روز قیامت حساب کتاب دینا ہوگا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے اونٹ سے کہا: اے اونٹ تم اپنے رب کے یہاں میرے سلسلہ میں محاصمہ نہ کرنا، میں نے تم پر تمہاری طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں لادا (احیاء علوم الدین: الباب الثالث فی الآداب: ۲۶۴/۱)

ایک دن نبی ﷺ کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، اچانک ایک اونٹ آیا اور آپ ﷺ کے قدموں میں لوٹنے لگا، اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، نبی ﷺ نے اس کی کمر پر اور سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ پرسکون ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ تو وہ دوڑتا ہوا آیا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری

ملکیت میں کر دیا ہے، اللہ سے ڈرتے نہیں، یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو، اور اس سے محنت و مشقت کا کام زیادہ لیتے ہو‘ (ابوداؤد: باب ما یؤمر بہ من القیام، حدیث: ۲۵۴۹)

حضرت سہل ابن حفصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک اونٹ کے قریب سے گزرے تو دیکھا کہ بھوک و پیاس کی شدت اور سواری و بار برداری کی زیادتی سے اس کی پیٹھ پیٹ سے لگ گئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان بے زبان چوپایوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب کہ وہ قوی اور سواری کے قابل ہوں اور ان کو اس اچھی حالت میں چھوڑ دو کہ وہ تھکے نہ ہوں (ابوداؤد: باب ما یؤمر بہ من القیام، حدیث: ۲۵۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی بیل پر بوجھ ڈالے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ اس بیل نے اس آدمی کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہوں؛ بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا اور کہا کیا بیل بھی بولتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں (مسلم: باب فضائل اُبی بکر، حدیث: ۲۳۸۸) اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ اور مقصدِ خلقت کے علاوہ دوسرے کاموں کے لیے اس کا استعمال نہ کیا جائے۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان آیات و احادیث کی روشنی میں جانوروں کے اہمیت و خصوصیت اور ان کے منافع کا پتہ چلتا ہے اور جانوروں کے تعلق سے آپ ﷺ کے اسوہ اور نمونہ کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے قدم بقدم جانوروں کے ساتھ رحم و کرم کا حکم دیا ہے، نہ صرف گھریلو اور پالتو جانوروں؛ بلکہ غیر پالتو جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تاکید کی ہے، نقصان دہ ضرر رساں جانوروں کو بھی کم مار میں مارنے کا حکم دیا ہے اور مذبوہ جانوروں کے ساتھ بھی بے رحمانہ سلوک سے منع کیا ہے اور جانوروں پر بوجھ کے لادنے اور سواری میں بھی ان کے چارہ پانی کی تاکید کی ہے اور زیادہ بوجھ لادنے اور زیادہ افراد کے سوار ہونے سے منع کیا ہے۔